14-09-2020

Adil Rashid

Asst. Professor (Urdu) R N COLLEGE
HAJIPUR

موضوع - غزل کی تعریف اور اجزائے ترکیبی

Topic - Ghazal ki tareef or Ijzaye Tarkeebi

BA (H) PART - I

Scanned with CamScanner

غزل کی تعریف

غزل اردو شاعری کی محبوب ترین صنف ہے ۔ اسے تمام صنفوں کا سرتاج کہا جائے تو غلط نہیں ہوگا ۔ فارسی شاعری نے عربی شعری روایات سے متاثر ہو کر تشبیب کے حصے کو غزل کا نام دیا ۔ اردو میں یہ صنف ہمارے تہذیبی ، فکری اور جذباتی زندگی کا حصہ بن گئی ۔ تہذیبی ارتقاء ، ثقافتی نشوونما کی آئینہ دار ، ہماری انفرادی اور اجتماعی زندگی کے نشیب و فراز کی ترجمانی کے ساتھ ہی اس نے یہاں کی فکری ، مذہبی ، تہذیبی روایتوں اور زندگی کی پیچیدگیوں کو پیش کیا ۔ غزل کے لغوی معنی محبوب سے عشق کا اظہار ، اس کے حسن کی تعریف و تعبیر ہے ۔

غزل وہ صنف ہے جس کا موضوع حسن و عشق کا تذکرہ ،

Scanned with CamScanner

معشوق کی بے وفائی کا گلہ، ہجر و فراق کا ذکر، تجاہل و تغافل، وصال کی تمنا، عاشق کی ناکام محبت کے گلے شکوے وغیرہ ہیں۔ بقول امداد اثر

"غزل کے لغوی معنی عورتوں سے کلام کرنا ہے مگر اصطلاح میں اس سے وہ صنف شاعری مراد ہے جس میں ایسے رقائق جو اعلیٰ درجے کے واردات قلبیہ اور ارفع درجے کے امور ذہنیہ سے خبر دیتے ہیں، حوالہ قلم کئے جاتے ہیں، یہ صنف شاعری کی تمام تر داخلی پہلو (Subjective) رکھتی ہے ...."

موضوع کے علاوہ غزل اپنی ہیئت کے اعتبار سے بھی بہت پرکشش اور دلآویز صنف سخن ہے۔ اس ہیئت کے اجزائے ترکیبی چار ہیں مطلع، قافیہ، ردیف اور مقطع۔ ہر ایک لباط عطا کرتا ہے۔ قافیہ اس لباط کے اندر تکرار اور توقع کے اصول کو ملحوظ رکھتے ہوئے ذہن کو ایک روشنی اور روح کو بالیدگی عطا

عطا کرتا ہے۔ مطلع اور قافیہ کی حدود میں بھی غزل کو مکمل سمجھا گیا ہے۔ وزن اور بحر کے انتخاب میں بھی فنی کارگیری کی ضرورت درپیش ہے۔ الطاف حسین حالی فرماتے ہیں

"اگرچہ وزن پر شعر کا انحصار نہیں ہے اور ابتداء میں وہ مدتوں اس زیور سے معطل رہا...... اس میں شک نہیں کہ وزن سے شعر کی خوبی اور اس کی تاثیر دوبالا ہو جاتی ہے۔"

غزل میں شعری موسیقیت انتہائی اہم ہے۔ شگفتہ اور غنائیہ بحروں کے اختیار کرنے کو مستحسن سمجھا جاتا ہے۔ حالانکہ غزل کے لیے کوئی خاص بحر مقرر نہیں ہے۔ اشعار کی تعداد میں کوئی خاص پابندی نہیں ہے۔

ابتداء میں غزل حسن وعشق کے معاملات، ہجر و وصال کے شکوے و شادمانی، رقیب کی رسوائی جیسے موضوعات سے ہم

Scanned with CamScanner

مخصوص تھی - دھیرے دھیرے صوفیانہ و عارفانہ کلام اور اخلاقی
موضوعات کے ساتھ روزگار زندگی کے تمام موضوعات اس کے دائرے
میں آگئے - قلی قطب شاہ نے عوامی زندگی کی عکاسی، فائز دہلوی نے
شمالی رنگ و آہنگ میں عوامی جذبات و احساسات اور روایات کو پیش
کیا - میر نے دلی کی زبوں حالی، سودا نے عہد کے انتشار، درد نے
تصوف، غالب نے تفکر اور ان کی جابجائی شخصیت کے آئینے میں
حیات و کائنات کے معروضی مطالعہ کو پیش کیا - جرات،
انشاء اور رنگین نے شاعری میں نسائیت اور ہوس کو موضوع بنایا -
اقبال نے اس کے توسط سے قوم کی بیداری کا کام لیا - گویا
غزل میں جذبات و احساسات کے اظہار کے علاوہ زندگی کے دوسرے
مسائل، ذہنی رویے، زندگی کے نشیب و فراز، اقدار کی شکست
و ریخت، رشتوں کی پامالی، بے بسی اور بدخلقی، داخلی تفکر،
ناامیدی، خوف و ہراس و تنہائی، کرب و اضطراب ~~غزل~~
وغیرہ در آئے۔

موضوعات کے اس قدر وسیع دائرے کو اپنے اندر سمیٹنے کے باوجود غزل نے اپنے مزاج اور اپنی مخصوص روایات کی پاسداری کو بھی نہیں چھوڑا۔ اس کی رمزیت اور ایمائیت جو اس کا حسن ہے بدستور قائم رہا۔ اس سے شعر کی معنویت میں نیرنگی اور شوخی پیدا ہوتی ہے۔

غزل کا فن اختصار کا فن ہے۔ دو مصرعوں میں ایک مکمل تجربہ زندگی کا اظہار کیا جا سکتا ہے۔ ایسی نادر مثال دنیا کی دوسری صنف میں نہیں ملتی۔

غزل اپنی انہیں خوبیوں کی بنا پر ہمیشہ خاص و عام میں مقبول رہی۔ رشید احمد صدیقی نے اسے اردو شاعری کی آبرو سے تعبیر کیا ہے۔

ان تمام خوبیوں کے باوجود اس پر اعتراضات بھی کئے گئے۔ مخالف غزل کی تنگ دامانی کے شاکی رہے۔ حالی شعر و ادب میں سماجی الفت کے معنی تھے جو انہیں اتنا اہم غزل سے شکوہ

کا حامل بنا۔ کلیم الدین احمد نے اسے نیم وحشی صنف قرار دیا۔
ان تمام تلخ چیلنجوں کے باوجود غزل ہر دور میں زندگی کے ہر جزو
سے ہم آہنگ رہی۔ ماحول کی بدلتی ہوئی کیفیات کو اس نے بڑی
خوبصورتی سے اپنے دامن میں سمیٹا ہے۔ اس نے مختلف تحریکات
سے گذرتے ہوئے ہر ملک کے معاشرے کی ترجمانی بھرپور طریقے سے
کی ہے۔ جزو میں کل کا مشاہدہ اس کی شناخت ہے۔